رجسٹرڈ ایل ۷۷ رجسٹرڈ ایل ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

THE HAKAM QADIAN

الحکم

جلد ۳ | قادیان دار الامن والامان ۱۷ جولائی ۱۸۹۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ | نمبر ۲۴

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجانب پنڈت دیانند سرستی

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال

واضح ہو کہ ان دنو نمین اس عاجز نے حق کی تائید کے لئے اور دین اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کی غرض سے ایک نہایت بڑی کتاب تالیف کی ہے جسکا نام براہین احمدیہ ہے چنانچہ اسمین سے تین حصے چھپ کر مشتہر ہو چکے ہین اور حصہ چہارم عنقریب چھپنے والا ہے حصہ سوم مین اسبات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ سچا دین جسکی قبول کرنے پر نجات موقوف ہی دین اسلام ہے کیونکہ سچائی کے معلوم کرنیکے لئے دو ہی طریق ہین۔ ایک یہ کہ عقلی دلائل سے کسی دین کے عقائد صاف اور پاک ثابت ہون دوسرے یہ کہ جو دین اختیار کرنے کی علت غائی ہے یعنی نجات اس کے علامات اور انوار اس دین کی متابعت سے ظاہر ہو جائین۔ کیونکہ جو کتاب دعوی کرتی ہے کہ مین اندرونی بیماریون اور تاریکیون سے لوگون کو شفا دیتی ہون بجز میرے دوسری کتاب نہین دیتی تو ایسی کتاب کے لئے ضرور ہے کہ اپنا ثبوت دے۔

پس انھین دونون طریقون کی نسبت ثابت کرکے دکھلایا گیا ہے کہ یہ صرف اسلام مین پائے جاتے ہین۔

اسلام وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی بنیاد ایسے عقاید صحیحہ پر ہے کہ جنمین سراسر جلال الٰہی ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن شریف ہر ایک جزو کمال خدا کے لئے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک نقص و زوال سے اسکو پاک ٹھیراتا ہے۔ اسکی نسبت قرآن شریف کی یہ تعلیم ہے کہ وہ بیچون و بیچگون ہے اور ہر ایک شبیہ و مانند سے منزہ ہے اور ہر ایک شکل اور مثال سے مبرا ہے۔ وہ مبدا ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مرجع ہے تمام امور کا اور خالق ہے تمام کائنات کا اور پاک ہے ہر ایک کمزوری اور نا قدرتی اور نقصان سے اور واحد ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور الوہیت مین اور معبودیت مین نہین مشابہ اُس سے کوئی چیز اور نہین جائز ہے کسی چیز سے اسکا اتحاد اور حلول۔ مگر افسوس کہ آپکا اعتقاد سراسر اس کے برخلاف ہے۔ اور ایسی روشنی چھوڑ کر تاریکی ظلمت مین خوش ہو رہے ہین۔

اب چونکہ مینے اس روشنی کو آپ جیسے لوگون کی سمجھ کے موافق نہایت صاف اور سلیس اردو مین کھولکر دکھلایا ہے اور اسبات کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ لوگ سخت ظلمت مین پڑے ہوے ہین یہانتک کہ جسکے سہارے پر تمام دنیا جیتی ہے اُسکی نسبت آپکا یہ خیال ہے کہ وہ تمام فیضون کا مبدا نہین اور تمام ارواح یعنی جیو اور اُن کی روحانی قوتین اور استعدادین اور ایسا ہی تمام اجسام صغار یعنی پرکرتی خود بخود انادی طور پر قدیم سے چلے آتے ہین۔ اور تمام ہنر یعنی گن جو اُنمین ہین وہ خود بخود ہین اور اس فیصلہ کو صرف عقلی طور پر نہین چھوڑا بلکہ آسمانی نشان بھی ثابت کئے ہین کہ جو خدا کی برگزیدہ قوم مین ہونے چاہئے۔ اور ان نشانون کے گواہ صرف مسلمان لوگ ہی نہین بلکہ کئی آریہ سماج والے بھی گواہ ہین۔ اور بفضل خداوند کریم دن بدن لوگون پر کھلتا جاتا ہے کہ برکت اور روشنی اور صداقت صرف قرآن شریف مین ہے اور دوسری کتابین ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہین۔

لہذا یہ خط آپ کے پاس رجسٹری کرا کر بھیجتا ہون اگر آپ کتاب براہین احمدیہ

کے مطالعہ کے لئے مستعد ہون تو مین وہ کتاب مفت بلا قیمت آپ کو بھیجدونگا آپ اسکو غور سے پڑھین اگر اس کے دلائل کو لاجواب پاوین تو حق کے قبول کرنے مین توقف نہ کرین کہ دنیا روزی چند آخر کار با خداوند مین ابھی اس کتاب کو بھیج سکتا تھا مگر مینے سنا ہے کہ آپ اپنی خیالات مین محو ہو رہے ہین اور دوسرے شخص کی تحقیقات سے فائدہ اُٹھانا ایک عار سمجھتے ہین۔ سو مین آپ کو دوستی اور خیر خواہی کی راہ سے لکھتا ہون کہ آپ کے خیالات صحیح نہین ہین۔ آپ ضرور ہی میری کتاب کو منگا کر دیکھین اُمید ہے کہ اگر حق جوئی کی راہ سے دیکھین گے تو اس کتاب کے پڑھنے سے بہت سے حجاب اور پردے آپ کے دور ہو جائینگے اور اگر آپ اردو عبارت پڑھ نسکین تاہم کسی لکھے پڑھے آدمی کے ذریعہ سے سمجھ سکتے ہین۔ آپ اپنے جواب سے مجھکو اطلاع دین اور جسطور سے آپ تسلی چاہین خداوند قادر کی صرف سچی طلب اور انصاف اور حق جوئی درکار ہے جواب سے جلد تر اطلاع بخشین کہ مین منتظر ہون۔ اور اگر آپ خاموش رہین تو پھر اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ آپ کو صداقت اور روشنی اور راستی سے کچھ غرض نہین۔

۲۰۔ اپریل سنہ ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ۔

سورۃ الفتح اور استغفار کی حقیقت

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا٭

یعنی جب کہ آنیوالی مدد اور فتح آگئی جس کا وعدہ دیا گیا تھا اور تو نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہوتے جاتے ہین پس خدا کی حمد اور تسبیح کر یعنی یہ کہہ کہ جو ہوا وہ مجھ سے نہین بلکہ اُس کے فضل اور کرم کی تائید سے ہے اور الوداعی استغفار کر کیونکہ وہ رحمت کے ساتھ بہت ہی رجوع کرنیوالا ہے استغفار کی تعلیم جو نبیون کو دی جاتی ہے اُسکو عام لوگون کے گناہ مین داخل کرنا عین حماقت ہے بلکہ دوسرے لفظون مین یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے چونکہ اس سورہ مین فرمایا گیا ہے کہ جس کام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ پورا ہوگیا یعنی یہ کہ ہزارہا لوگون نے دین اسلام قبول کرلیا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیطرف بھی اشارہ ہے چنانچہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برس کے اندر فوت ہوگئے پس ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نزول سے جیسا کہ خوش ہوئے تھے غمگین بھی ہون کیونکہ باغ تو لگا پایا گیا مگر ہمیشہ کی آبپاشی کا کیا انتظام ہوا سو خدا تعالے نے اسی غم کے دور کرنے کے لئے استغفار کا حکم دیا کیونکہ لغت مین ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہین جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے اسیوجہ سے مغفر جو خود کے معنے رکھتا ہے اسی مین سے نکالا گیا ہے اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گنہ کا اندیشہ ہے خدا تعالیٰ اُس بلا یا اُس گناہ کو ظاہر ہونے سے روکدے اور ڈھانکے رکھے سو اس استغفار کے ضمن مین یہ وعدہ دیا گیا کہ اس دین کے لئے غم مت کھا خدا تعالیٰ اس کو ضائع نہین کریگا اور ہمیشہ رحمت کے ساتھ اس کیطرف رجوع کرتا رہیگا اور اُن بلاؤن کو روکدیگا جو کسی ضعف کیوقت عاید حال ہو سکتی ہین۔

اکثر **نادان عیسائی** مغفرت کی سچی حقیقت نا دریافت کرنے کیوجہ سے یہ خیال کر لیتے ہین کہ جو شخص مغفرت مانگے وہ فاسق اور گنہگار ہوتا ہے مگر مغفرت کے لفظ پر خوب غور کرنے کے بعد صاف طور پر سمجھ مین آجاتا ہے کہ فاسق اور بدکار وہی ہے جو خدا تعالے سے مغفرت نہین مانگتا کیونکہ جب کہ ہر ایک سچی پاکیزگی اُسی کیطرف سے ملتی ہے اور وہی نفسانی جذبات کے طوفانون کو محفوظ اور معصوم رکھتا ہے تو پھر خدا تعالے کے راستباز بندون کا ہر ایک طرفۃ العین مین یہی کام ہونا چاہیئے کہ وہ اس حافظ اور عاصم حقیقی سے مغفرت مانگا کرین اگر ہم جسمانی عالم مین مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کرین تو ہمین اس سے بڑھکر اور کوئی مثال نہین مل سکتی کہ مغفرت اس مضبوط اور نا قابل بند کیطرح ہے جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے پس چونکہ تمام زور تمام طاقتین خدا تعالے کی مسلم ہین اور انسان جیسا کہ جسم کی رو سے کمزور ہے روح کی رو سے بھی ناتوان ہے اور اپنے شجرۂ پیدایش کے لئے ہر یک وقت اُس لازوال ہستی سے آبپاشی چاہتا ہے جس کے فیض کے بغیر یہ جی ہی نہین سکتا اسلئے استغفار مذکورہ معانی کے رو سے اس کے لازم حال پڑا ہے اور جیسا کہ چاردان طرف درخت اپنی ٹہنیان چھوڑتا ہے گویا اردگرد کے چشمہ کیطرف اپنی ہاتھون کو پھیلاتا ہے کہ اے چشمہ میری مدد کر اور میری سرسبزی مین کمی نہ ہونے دے اور میرے پھلونکا وقت ضائع ہونے سے بچا یہی حال راستبازونکا ہے۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اُس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جسکو قرآن کریم دوسرے لفظون مین استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے قرآن کو سوچو اور غور سے پڑھو استغفار کی اعلی حقیقت پاؤگے اور ہم ابھی بیان کرچکے ہین کہ مغفرت لغت کی رو سے

٭**حاشیہ** اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین نہایت درجہ کا یہ جوش تھا کہ مین اپنی زندگی مین اسلام کا زمین پر پھیلنا دیکھلون اور یہ بات بہت ناگوار تھی کہ حق کو زمین پر قائم کرنے سے پہلے سفر آخرت پیش آوے سو خدا تعالی اس آیت مین آنحضرت کو خوشخبری دیتا ہے کہ تیری مراد پوری کردی اور کم و بیش اس مراد کا ہر ایک نبی کو خیال تھا مگر چونکہ اسدرجہ کا جوش نہین تھا اس لئے نہ مسیح کو اور نہ موسی کو یہ خوشخبری ملی بلکہ اسی کو ملی جس کے حق مین قرآن مین فرمایا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین یعنی کیا تو اس سے ہلاک ہو جائیگا کہ یہ لوگ ایمان کیون نہین لاتے۔ منہ

اسپیر د ہانکنے کو کہتے ہین جس سے کسی آفت سے بچنا مقصود ہے مثلاً پانی درختون کے حق مین ایک مغفرت کرنے والا عنصر یعنی ان کے عیبون کو ڈھانکتا ہے - یہ بات سوچ لو کہ اگر کسی باغ کو برس دو برس بالکل پانی نہ ملے تو اس کی کیا شکل نکل آئیگی - کیا یہ سچ نہین کہ اسکی خوبصورتی بالکل دور ہوجائیگی اور سرسبزی اور خوشنمائی کا نام و نشان نہین رہے گا اور وہ وقت پر کبھی پھل نہین لائیگا اور اندر ہی اندر جل جائیگا - اور پھول نہین آئین گے بلکہ اس کے سرسبز اور نرم لہلہاتے ہوے پتے چند روز مین ہی خشک ہو کر گر جائین گے اور خشکی غالب ہو کر مجذوم کیطرح آہستہ آہستہ اس کے تمام اعضا گرنے شروع ہوجائین گے یہ تمام بلائین کیون اس پر نازل ہون گی؟ اسوجہ سے کہ وہ پانی جو اس کی زندگی کا مدار تھا اس نے اس کو سیراب نہین کیا - اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلشانہ فرماتا ہے

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

یعنی پاک کلمہ پاک درخت کی مانند ہے پس جیساکہ کوئی عمدہ اور شریف درخت بغیر پانی کے نشو و نما نہین کرسکتا اسیطرح راستباز انسان کے کلمات طیبہ جو اس کے منہ سے نکلتے ہین اپنی پوری سرسبزی دکھلا نہین سکتے اور نہ نشو و نما کرسکتے ہین جب تک وہ پاک چشمہ ان کی جڑون کو استغفار کے نالے مین پڑکر تر نہ کرے سو انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے جس کی نالی مین ہوکر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑون تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے -

جس مذہب مین اس فلسفہ کا ذکر نہین وہ مذہب خدا تعالے کیطرف سے ہرگز نہین اور جس شخص نے نبیؑ یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے منہ پھیرا ہو وہ ہرگز خدا تعالے کیطرف سے نہین اور ایسا آدمی خدا تعالے سے نہین بلکہ شیطان سے نکلا ہے کیونکہ شیط مرنیکو کہتے ہین پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمہ کو اپنی طرف کھینچنا نہین چاہا - اور استغفار کی نالی کو اس چشمہ سے لبالب نہین کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنیوالا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے ہرایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہین چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کیطرح ہلاک ہوگا - کوئی راستباز نبی دنیا مین نہین آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے منہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا - ہان سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولے ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اس لئے خدا نے اس کو اس کے تمام ہم منصبون سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا ●

....

خطبہ

(موعظت)

جو حضرت مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے ۱۴ - جولائی ۱۸۹۹ء کو پڑھا - اور جسکو ہمنے برعایت اختصار اپنے طور پر لکھا - کیونکہ حضرت مولنا موصوف نے اول تو یہ خطبہ پنجابی مین پڑھا تھا دوسرے آپ بوجہ عدیم الفرصتی ہمارے صاف کردہ مسودہ پر نظر ثانی نہین فرما سکے اس لئے ممکن ہے کہ ہمارے مشتاق ناظرین پورا حظ نہ اٹھا سکین لیکن باینہمہ ہم امید کرتے ہین کہ مولویصاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ بھی دلچسپی اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

ایڈیٹر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

مومنو مان لیا کرو اللہ اور اس کے رسول کی باتین جسوقت وہ تمکو بلاوے ان باتون کیطرف جو زندگی بخشتی ہین ہان جو مردون کو زندہ کرنے والی ہین - ان باتون کے ماننے مین ٹال مٹول نہ کرو - یہ خوب یاد رکھو کہ اگر ٹال مٹول کروگے تو اللہ تعالے قبولیت اور مان لینے کی طاقتکو جو انسان مین ودیعت رکھی ہوئی ہے چھین لیگا - یا یون کہو کہ انسان کے قلب اور انسان کے درمیان ایک رکاوٹ ہوجاتی ہے اور آخر اسی کیطرف تمکو اکٹھا ہونا ہے

ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انسان خدا تعالے کی باتین ماننے کے لئے طیار اور ہمہ تن مستعد ہوتا ہے دل مین ایک رقت اور قبولیت کیلئے ایک خاص جذبہ ہوتا ہے لیکن جب وہ ٹال مٹول کرتا ہے اور ان زندگی بخش باتون کی قبولیت اور علی رؤس الاشہاد اظہار کے لئے صبح و شام کا انتظار کرتا ہے تو پھر عشق الٰہی کی آگ جو اندر ہی اندر کسی مخفی تحریک پر بھڑک اٹھتی تھی بجھنے لگتی ہے یہانتک کہ بالکل سرد ہوجاتی ہے - یہ بہت ہی خطرناک حالت اور وقت ہے جو بدبخت انسان پر آجاتا ہے اور اسے معاً سعادت اور رشد کی مستحکم چٹان سے شقاوت اور بدبختی کے تاریک غار مین گرا دیتا ہے -

مین اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہون کہ بہت سے لوگ اس قسم کے دنیا مین موجود ہین اور مینے ایسے لوگ دیکھے ہین کہ اگر ان کو دنیا کا کوئی کام پیش آجاوے اس کے مفاد تو منافع یقینی بھی نہ ہون اور موہوما نہین ہونے لیکن پھر بھی وہ مجسم عجلت ہوکر اسکی طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور ایسے منہمک ہوتے ہین کہ گویا وہ کوہ ندا کی آواز ہے جو انہین کھینچ لے گئی - لیکن اگر دین کا کوئی کام آجاوے تو نہایت ہی سستی اور غفلت سے کام لیتے ہین

اسوقت میرے سامنے دو زندہ مثالین موجود ہین ایک میرے دوست نومسلم ہین خدا تعالے انکو اسلام پر قائم رکھے اور جس صدق اور وفاداری سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر قدم مارا ہے اکثرون کو نصیب ہو - وہ کون؟

شیخ عبد الرحیم صاحب اور دوسرے ایک اور بھائی ہین ان دونوکو مینے کفر کے بھیس مین دیکہاہے دونوکے دل مین **اسلام** کا خیال پیدا ہوا اور ایک جوش سے دونو کے دلومین تحریک کی اس حالت اور صورت مین اندازہ نہوسکتا تھا کہ کسکا جوش زیادہ اور سے جبز ہے ۔ مگر تجربہ سے دکھایا ۔ اول الذکر نے معًا اپنی تمام رکاوٹون اور بندشون کو توڑکر مردانہ وار اسلام کیطرف قدم اُٹھایا اور جو نور اُس کے سینہ مین چمکتا تھا اپنے عمل اور علے روس الاشہاد اظہار سے بتلادیا کہ دنیا کی کوئی روک اُسکو اُس سے مستفید ہونے سے نہین روک سکتی ۔ اب اگر اُسکو قسم دیکر کوئی پوچھے تو وہ لذت اور سرور جو اسلام مین آنے سے اُسکو حاصل ہوئی ہے بتلا سکتا ہے ۔

دوسرے نے بھی ہمارے سامنے اسلام کی صداقت کا اعتراف کیا اور اسکی خوبیون کا اظہار ۔ اور ہم اس دوسرے کی زبانی عشق کے تو ولدادہ تھے اور گمان تھا کہ یہی پہلے دولت اسلام سے مالامال ہونگے مگر انھون نے بدبختی سے جب کہا یہی کہا کہ ابھی فلان کام کا سرانجام باقی ہے فلان امر کا تصفیہ ہولے تو پھر اظہار کرونگا مین بس تیار ہی تو ہون ۔ اور یون افسوس ایک عرصہ گذر گیا اُسکی حالت کو دیکھکر رحم آتا ہے کہ وہ عہد پر عہد کرکے پیچھے ہٹتا ہے خدا جانے اُس کا انجام کیا ہے ۔ ؟

اس مثال سے میری غرض یہی کہ انسان کا دل ایک وقت گداز اور روح مین جوش ہوتا ہے اور وہ سچی بات کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے مگر جب دوسرے وقتون پر اُسے ٹالتا ہے تو پھر وہ توفیق کسی وقت چھن جاتی ہے اور اسے ایسا ہی بدبخت چھوڑ جاتی ہے

رقت اور گدازش دل کے وقت انسان کو کیا معلوم تھا کہ آسمان پر کیا فضل اور فیض تھا کہ یہ حالت تھی لیکن دوسرے وقت مین پھر پاک اور پسندیدہ بات بھی روکھی اور خشک معلوم ہوتی ہے ۔ پس سوچو ! اور غور کرو !! کہ جس شخص کو رضاء الٰہی اور راہ حق کیطرف بلایا جاوے وہ دیر نہ کرے ورنہ غیور خدا اُس سے توفیق چھین کر دوسرے کو عطا کردیگا ۔

اس آیت پر غور کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کی زندگی مُردون کو عطا کرتے ہین اور نہ صرف یہ بلکہ عام طور پر اُس احیا کا پتہ لگتا ہے جو خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل دنیا مین آکر کرتے ہین ۔ نادان ہین وہ لوگ جو اسکے خلاف کہتے ہین ۔ کتاب مجید کی ایک ایک بات زندگی ہے اور جسقدر نا اہل انسان عمل مین کوتاہی کرتا ہے اُسی قدر موت اسپر وارد ہوجاتی ہے اسکا مشاہدہ ہم نظام جسمانی مین کرسکتے ہین ایک انسان اگر اپنے ہاتھ کو ہلائے نہین لیکن دوسرے اعضا کو خوب حرکت دے خواہ کیسی ہی ریاضت اور ورزش کیون نہ کرے قدرت کا اٹل قانون اُس کے ہاتھ کو بےحس وحرکت کرکے چھوڑیگا ایسا ہی کوئی عضو ہو اگر اُسے بیکار چھوڑ دیا جاوے تو وہ مردہ ہوجاویگا ۔ یہی نظام روحانی ہے جسقدر انسان اعمال صالحہ اور بجا آوری احکام الٰہی مین سستی اور غفلت کریگا اُسی قدر حصہ اُس کا مردہ ہوتا جاویگا ۔ یہانتک کہ روح مردہ ہوجاوے گی ۔

خدا کی کتاب آب حیات اور ابدی زندگی کا چشمہ ہے جو چاہتا ہے کہ ابدی زندگی اور دائمی راحت حاصل کرے ہان جسکو آرزو ہے کہ وہ اپنے شجر ایمان کو سرسبز اور شاداب رکھے وہ کتاب اللہ کیطرف آئے کہ زندگی کی روح اُسمین ہے ۔ اور وہ سرور عالم ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جُھکے کہ حیات لازوال کا چشمہ وہ ہے یہی ایک کتاب ہے جو انسان کے ایمان کو سرسبز رکھ سکتی ہے اور اسکو مثمر بہ ثمرات کرسکتی ہے ۔

مین اسوقت بڑے افسوس سے دیکھتا ہون کہ بعض آدمی گو نماز ومین بھی آتے ہین مگر جو بات ایمان کے لئے [illegible] محافظ ہے ہان جس سے ایک تار[illegible] روشنی ملتی ہے جو سلوک کی راہومین ایک ہری کین (لالٹین) کا کام دیتی ہے اُس کے لئے اُن کے دلون مین تڑپ اُنکی روحومین اضطراب نہین پاتا وہ چیز کیا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی عزت !

جینے دیکہا ہے کہ اگر کوئی آدمی کسیکی پگڑی کرتا یا کسی معمولی چیز کو برا کہدے تو لڑنے مرنے کو طیار ہوجاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے دین اور اُس کے برگزیدہ اور مطہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور کتاب اللہ کی ہتک سُنکر اُسکا دل نہین پسیجتا اور اُسے غصہ نہین آتا ۔ میرا یہ منشا نہین کہ دست وگریبان ہوجاؤ ۔ نہین نہین غیرت اور چیز ہے یہ تو وحشیانہ طریق ہے کہ دست وگریبان ہو اسلام نے اسکو پسند نہین کیا ۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ

پر عمل کرو ایسے طریق پر کاربند ہوجاؤ کہ امن اور صلحکاری پھیلے ۔ ایسے لوگون سے میل ملاپ چھوڑدو راہ ورسم قطع کرو ۔ اگر یہ نہین ہے تو یاد رکھو ایسی نماز کچھ سودمند نہین ہے اور اس مین حیات کی روح نہین ہے ۔

میری سمجھ مین یہ بات نہین آتی ہے کہ کوئی آدمی اپنے دشمن کے ساتھ کیونکر ملسکتا ہے اور کیونکر اسکی صحبت اور مجلس مین اُسے راحت مل سکتی ہے ۔ خدا کے دشمنون اللہ اور رسول کی باتون پر استہزا کرنے والون کے ساتھ پھر تمھارے تعلقات کیون ہون ۔ وہ تمھاری مجلسو مین اور تم اُنکی مجلسون مین کیون بیٹھو ۔ ایک قوم ہے نماز مین شامل نہین ہوتی بلکہ شامل ہونے والون پر ٹھٹھا کرتی ہے ۔ خدا کے بندون پر ناجائز بالکل افک اور جھوٹھ مجسم تہمتین لگاتے ہین پھر اگر تم دین اللہ کی عزت رکھتے ہو تو اُن سے کیون پیار کرتے ہو ۔

صحبت اور ہم نشینی سے دو فائدے ہین یا دین کا فائدہ یا دنیا کا مگر ایسے لوگون سے ملکر نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا کوئی نفع ۔

دین کا فائدہ عظیم الشان فائدہ ہے جو صرف اُن لوگون کے پاس بیٹھنے سے حاصل ہوسکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی حکومت کے نیچے آتے ہین اور اُس کے دین کے لئے ایک سچی غیرت اور حقیقی جوش اپنے اندر رکھتے ہین ۔ ایسے آدمیون ہی سے جو آج اس زمانہ مین حجۃ اللہ علی الارض ہے اور نصرت دین اور عزت دین کے لئے

اس قدر تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے کہ اُسکا اندازہ بھی ممکن نہین اُس کا پتہ مین تمھین دیتا ہون - وہ کون ہے ؟

وہ حضرت میرزا غلام احمد

ایدہ اللہ بنصرہ

مین خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہون اور یاد رکھو مین پورے شعور اور خدا تعالے کو حاضر ناظر سمجھکر قسم کھاتا ہون - بیوقوفون اور سفلون کی طرح نہین کہ مین جو اس پاک انسان کے پاس بیٹھا ہون وہ ایک چیز ہے جس نے میری روح کو ذوق اور لذت سے معمور کر دیا وہ بات یہی ہے کہ اس پاک وجود مین خدا تعالے کے پاک دین اسکی سچی اور یہین کتاب اُس کے کامل و خاتم النبیین رسول کے لئے ایک بے نظیر عزت پاتا ہون ہان یہی عشق اور محبت کی چنگاری ہے جسنے میرے سینہ کو منور کر دیا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اس دل مین اُس نے کہان تک ترقی پائی ہے مجھے بھی بحیثیت ایک مسلمان کے پھر ایک محقق مسلمان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت اور سچا عشق ہے کتاب مجید کے ساتھ ایک دلچسپی اور اُس کے لئے میرے دل مین ایک خاص قدر ہے اور نہایت عزت ہے - مگر مینے خوب خوب اندازہ کرکے دیکھ لیا - اور اب مین پوری بصیرت کے ساتھ کہتا ہون کہ ایک بھی دل نہین جو ایسا سوز اور عشق رکھتا ہو جو میرے آقا میرے ہادی و پیشوا حضرت مرزا غلام احمد کے دل کو ہے - دین کی نصرت اعلاء کلمۃ الاسلام کے لئے وہ کیا کیا بے آرامیان سہتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے مین بیان نہین کر سکتا مگر ایک ان تھک محنت اور کوشش کے ساتھ اس میدان مین اگر کوئی دوڑ رہا ہے تو وہ وہی ہے جسکو خدا نے اپنے ہاتھ سے مسیح بنا کر بھیجا ہے - اور وہ وہی ہے جو تم مین سے ہی ایک انسان ہے -

پس مین پھر آخر مین کہنا چاہتا ہون کہ اُن لوگون سے سانپ کیطرح بھاگو جو اسلام اور اُس کے پاک ارکان پر استہزا کرتے ہین -

محمد اسماعیل

ایک وقت آئے گا کہ اس گاؤن کے لوگ اس پاک وجود کی قدر کرین گے اور اُس آواز کی عزت کرین گے جسکی قدر اب نہین کی .

پس یاد رکھو کہ خدا تعالٰی کی باتون کو سنکر ہنسی اور استہزا مین نہ ٹالدو خدا تعالے کے ایام کے آنے سے پہلے اپنے لئے پناہ تلاش کرو - خدا تعالے کا احسان ہے کہ اُس نے ایک راہ پیدا کی ہے جیسے نوح علیہ السلام نے طوفان سے پیشتر بتلا دیا تھا کہ آنے والے طوفان سے وہی بچیگا جو کشتی مین سوار ہوگا - اسی طرح جیسے مسیح موعود علیہ السلام نے آنیوالے طوفان سے بچانے کے لئے بیعت کی کشتی خدا تعالے کی آنکھون کے سامنے اور اُس کے حکم سے طیار کی ہے پس مبارک ہے وہ جو اُس کشتی پر سوار ہوا - ہمین ہر وقت دعا مانگنی چاہئے کہ نہین بیٹھے ہوون کو خدا تعالٰی باہر نہ نکالدے

اللہ تعالے مجھکو اور آپ کو توفیق دے کہ ہم اسکی پاک باتون پر کان رکھین اور اُس پر عمل کرین

آمین

عیسائیونکی کتاب مقدس

نظم

انجیل جو کہ اُتری تھی حضرت مسیح پر [1]
افسوس اُسکا ملتا جہان مین پتا نہین
کہتے ہین بے کتاب ہی تھے حضرت مسیح
اُن پر کوئی صحیفہ اُتارا گیا نہین
ایسا رسول ہو کے نہ ہو صاحب کتاب
عیسائیو سمجھین یہ آتا ذرا نہین
موسی کو جب کتاب الٰہی ہوئی عطا
عیسی پہ اُتری کوئی کتاب جدا نہین
کہتے ہو کس لئے کہ مسیحا ہے الرسول [2]
اُتری کتاب اُسپہ اگر مطلقا نہین

[1] اصل انجیل جو حضرت مسیح پر نازل ہوئی اور جسکا قرآن شریف مین ذکر ہے اسکا دنیا مین کہین پتہ نہین لگتا -

[2] رسول اور نبی مین فرق یہی ہے کہ رسول نئی شریعت لاتا اور صاحب کتاب ہوتا ہے اور نبی پہلی کتاب کا متبع پس اگر حضرت مسیح پر کوئی کتاب نازل نہین ہوئی اور وہ بے کتاب ہین تو وہ صرف ایک نبی ہوئے - پھر عیسائی اُنھین رسول کیون کہتے ہین ؟ رسول نبی سے بڑا ہوتا ہے دیکھو متی باب ۱۰

کچھ شک نہین کہ اصل [1] بھی انجیل تھی ضرور
اُتری جو تھی مسیح پہ اس مین خطا نہین
انجیل تمسے کھوئی گئی حادثات [2] مین
پھر اُس کے بعد تم کو پتہ کچھ لگا نہین

....

[1] چنانچہ عیسائیون کے اقوال سے بھی اس اصل کا کچھ پتہ لگتا ہے - بشپ مارش و اکھارن وغیرہ کہتے ہین کہ مسیح کے حالات مین ابتداءً ایک تحریر تھی جسکی نقلین قدرتا مؤلفین اناجیل کے پاس تھین - انھین نقول سے ان لوگون نے اناجیل مرتب کین اور کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا - چنانچہ فاضل نورٹن اپنی کتاب کی جلد اول کے دیباچہ مین لکھتا ہے کہ اکھارن نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ ابتداء مسیح کے حالات مین ایک چھوٹا سا رسالہ تھا ممکن ہے کہ اسکو اصل انجیل کہا جائے - اور یہ رسالہ تمام ان انجیلون کا ماخذ تھا جو پہلی اور دوسری صدی مین رائج تھین اور انجیل متی اور لوقا اور مرقس کے لئے بھی ماخذ تھین - اس قول کی تفصیل دیکھو چیمبرس سائیکلوپیڈیا جلد ۵ مطبوعہ ۱۸۶۸ء لنڈن بیان گاسپل ، خود انجیل سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ مین کوئی انجیل تھی چنانچہ مرقس باب ۱۴ - ۱۵ - مین ہے پھر یوحنا کی گرفتاری کے بعد یسوع نے جلیل مین آکر منادی کی اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ - پھر مرقس ۱۰ باب ۲۹ مین ہے یسوع نے جواب مین اُنھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون ایسا کوئی نہین جس نے گھر یا بھائیون یا بہنون یا باپ یا مان یا جورو یا لڑکون یا کھیتون کو میرے اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہے اسی طرح متی ۲۴ باب ۱۴ مین ہے جوان کہین انجیل کی منادی ہوگی - ہارن صاحب کے انٹروڈکشن کی چوتھی جلد مین لیکلرک - کوپ سکاتیلس - میگ - بارش وغیرہ علماء متقدمین کی رائے اسطرح منقول ہے کہ شاید متی اور مرقس اور لوقا کے پاس ایک کتاب عبری زبان مین تھی جسمین حضرت مسیح کے حالات لکھے تھے اُن مین سے متی نے زیادہ نقل کیا اور مرقس اور لوقا نے کم - اب جبکہ خود انجیل اور عیسائیون کے تواتر سے پتہ لگتا ہے - کہ اصل انجیل کوئی اور ان اناجیل کے سوا تھی تو مسلمان لوگ ان اناجیل مروجہ کو کسطرح باور کرلین - راڈویل صاحب ترجمہ قرآن کے ص ۵۰ مین لکھتے ہین کہ انجیل کے لفظ سے یہ مجموعہ عہد جدید کا یا اُسکا کوئی حصہ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ وہ وحی سمجھنی چاہئے جو خط کیطرف سے عیسی پر بھیجی گئی - انتہے -

[2] پادری عماد الدین صاحب اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۹۰۵ء کے صہ ۱۰ مین لکھتے ہین کہ بعد زمانہ کے سبب اور مختلف مقامون مین جدی جدی انجیلین جاری ہونے کے سبب اور رات دن مصیبتین عیسائیون پر آنیکے

جو باتین تھے زبان مقدس مسیح کے
وہ تم نے لکھ لئے ہین شک اسمین ذرا نہیں

....

بقیہ حاشیہ ۵ سبب روایات متفق علیہ محققین کو نہ ملین اسلئے اختلاف واقع رہا۔ پس ان حادثات مین نہ صرف روایات متفق علیہ نہین بلکہ خود اصلی انجیل بھی کھوئی گئی۔ اور اُس کے بعد عیسائیون نے اپنی ایمانی کتاب کے ضائع ہونے سے گھبرا کر بیسیون انجیلین تالیف کین اور حواریون کے نام منسوب کردین اگر اصلی انجیل دنیا مین موجود ہوتی تو کبھی بیسیون انجیلون کے تالیف ہونے کی نوبت نہ پہنچتی اور نہ ان چار اناجیل کا وجود پایا جاتا بلکہ ایک ہی انجیل ہوتی چار کی کیا ضرورت تھی اور چار کا فائدہ کیا تھا کیا ایک حواری پر اعتبار نتھا اور ایک پر خدا نے مکمل الہام نہ کیا جو دوسرون کو تین اور انجیلین تالیف کرکے ساتھ جوڑنی پڑین **فتفکروا یا اولی الالباب** عیسائیون پر شدید مصائب کا پڑنا سخت انقلابات کا واقع ہونا کمال قلت کتاب طوالت زمانہ جہالت وتاریکی عیسائیان۔ کثرت جعلسازان اندرونی و بیرونی دشمنون کیطرف سے تحریف کے واقع ہونے کا مفصل حال جس صاحب کو دیکھنا ہو وہ کتاب نوید جاوید کا کلیسیا ہم مطالعہ کرے۔

۱؎ چنانچہ ان جملون کے ملاحظہ سے اظہر من الشمس ہے کہ کسی قدر کلام حضرت مسیح کا ہے اور کچھ مصنفین نے اپنی طرف سے مخلوط کردیا ہے اس بات کا کلی تصدیق نامہ قرنتی ۷ باب ۱۰-۱۲ سے ہوتی ہے جہان پولوس فرماتے ہین کہ یہ انکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے کہ جورو دینی خصم کو نہ چھوڑے برباقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون کہ اگر بھائی کی جورو بے ایمان ہو الخ یہ مین کہتا ہون کا لفظ قابل غور ہے اور ایسا ہی کئی جگہ اس مجموعہ عہد جدید مین آیا ہے ؟

....

منسوب کردئے ہین بنام حواریان
ہوکر دلیر خوف خدا کچھ کیا نہین
قول بشر سے قول خدائی مین خلط ملط
الہام سے کسی نے بھی انکو لکھا نہین

....

۱؎ سوائے ان ۲۷ کتب عہد جدید کے ۱۳۴ کتب اور ہین جنمین سے کئی انجیلون کے نام سے مشہور ہین ان کی فہرست ہارن صاحب نے اپنے انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ مین لکھی ہے انمین کتنی کتابین کئی وقتون مین الہامی تصور کی گئین اور پھر دوسرے وقت خارج کی گئین۔

تصنیف کی گئی ہین اناجیل بیسیون
کچھ فرق جعلسازی مین تم نے کیا نہیں
ہوتی رہی ہین کونسلین پھر بعد مین بہت
آیا فلان کتاب ہے اصلی کہ یا نہین
چھانٹی گئین یہ چارون اناجیل آخرش
اور یہ خطوط جو نہے کلام خدا نہین
دیکھا جو مدعا کے موافق وہ ٹھیک ہے
۱؎ بپھرا یا اسکو پوچ جو حسب ہوا نہین
تحریف تب سے جاری ہے اسمین بھی رات دن
محفوظ اس کتاب کو بھی چھوڑ رکھا نہین
بازار جعلسازی کا گرم اب تلک
ہے کون جعل تمنے جو اس مین کیا نہین
عیسائیو تمھاری وہان ہوگی کیا نجات
جب اصل پر تمھاری کتاب خدا نہین
گھر خالہ جی کا ہے نہ نجات اے کرسچنو
کرتوت ایسی اُسپہ یہ دعوی روا نہین
مُنہ دھو رکھو نجات سے گھر ہے تمھارا نار
کہتا ہون صاف صاف شک اسمین ذرا نہین

....

۱؎ جعلی انجیلین اپنے مسلمہ عقاید ومقاصد کے موافق بنا لینا یہ امر عیسائیون مین فلسفہ افلاطون کی بدولت رائج ہوا جسکا یہ اصول تھا کہ مسیح کی تائید جھوٹ سے جائز بلکہ مستحسن ہے چنانچہ آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۸ء کے صفحہ ۱۸۱-۱۸۵ مین لکھتے ہین کہ قدیم فلسفیون کے درمیان یہ رسم ایک عرصہ سے جاری تھی۔ کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کردین جسکو سب مانتے ہون تاکہ لوگ اُن کے مضامین کو دل دیکر پڑھین لیکن جب اس نے دین عیسوی مین راہ پائی تو بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہوا اُسکی اسوقت کی صفائی مین داغ لگے اور آیندہ کے لئے بڑی بڑی خرابیون کا سامان پیدا ہوا یعنی ان جعلی انجیلون کی۔ اعمالون کی۔ مکاشفاتون کی جڑ ہوئی جو لوگون نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کردی ہین۔ جو کتابین کہ بہت دنون کے بعد لکھی گئی لوگون نے مسیح کے حواریون کی تصنیف بتلادین ارجن کیوقت مین جعلی کتابین تصنیف کرکے حواریون کے نام سے مشہور کرنے کا دستور زیادہ رائج ہوا اور چھ سو برس تک رہا اب ایسے اندھیر مین کون انصاف کرسکتا ہے کہ یہ اناجیل مروجہ جعلی اور مصنوعی انجیلون مین سے نہین ؟

۱؎ سب سے پہلی کونسل جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائیسئس مین منعقد ہوئی تھی اس مین ایک کتاب جو ڈتھ بھی کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تھی پھر ۳۶۴ء مین ایک کونسل لوڈیسیا نام سے قائم ہوئی جس نے علاوہ کتاب جوڈتھ کے اور سات کتابین شامل کین یعنی کتاب آستر نامہ یعقوب نامہ ۲ پطرس نامہ ۲-۳ یوحنا نامہ یہودا عبرانیون کا خط اور اُس حکم کو جابجا مشتہر کرادیا پھر ۳۹۷ء مین ایک اور کونسل قائم ہوئی جسکو کارتھیج کہتے ہین جسمین علاوہ اسطن کے جو بڑا عالم تھا ۱۲۶ اور بڑے بڑے عالم تھے اس کونسل نے یہ سات کتابین اور شامل کین کتاب وزدم کتاب ٹوبیا مین۔ کتاب باورق کتاب ایکلیزیاسٹیکس کتاب مقابیس اول ودوم مکاشفات یوحنا اس کے بعد تین کونسلیں اور ہوئین جسکو کونسل ٹریو کونسل فلارنس کونسل ٹرنٹ کہتے ہین ان کونسلون نے کونسل کارتھیج کے حکم کو بحال رکھا پر یہ کتابین بارہ سو سال تک واجب التسلیم رہین۔ یہانتک کہ فرقہ پروٹسٹنٹ نے جو ۱۵۳۰ء مین قائم ہوا کتاب باورق کتاب ٹوبیاس کتاب جوڈتھ کتاب وزدم کتاب ایکلیزیاسٹیکس مقابیس اول۔ دوم کو رد کردیا اور لغو سمجھا اور کتاب آستر کے بھی چند بابون کو الحاقی بتانا اور اس کے ۱۶ باب مین سے اب ۹ باب اور دسوین کی بعض آیات کو مانتے ہین اور باقی سب کو جعلی بتاتے ہین ۱۲-۹- اسکا مفصل حال ہماری کتاب عیسائیون کی دینداری کا نمونہ مین دیکھو کونسل نائیسیر جو عجیب وغریب طریقہ کتب الہامی وغیرہ الہامی کی شناخت کا ایجاد کیا تھا وہ بھی سننے کے لائق ہے۔ فاضل پتسر اپنی کتاب سانٹو ڈکمن مین لکھتا ہے کہ جب بہت سی انجیلین اکٹھی ہوگئین تو اس کونسل نے ان کی الہامی اور غیر الہامی ہونیکی یہ تصفیہ کیا۔ کہ گرجا مین میز کے نیچے کل کتابین گڈ مڈ کرکے رکھدی جائین اور تمام بشپ اسطرح دعا کرین کہ اے خداوند! جو کتابین الہامی ہین وہ میز پر چڑھ جائین اور غیر الہامی ہین نیچے پڑی رہین اور ایسا ہی واقع ہوا۔ ر-ائیسلس از بلڈ صفحہ ۱۳۱ جلد ۱ مطبوعہ نیویارک ۱۸۸۴ء مولفہ ایچ-بی-بلادشکی-

۳؎ ہارن صاحب مفسر اپنی تفسیر کی جلد ۲ مین لکھتے ہین کہ بڑا سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فرقہ کی مطلب براری کیلئے دانستہ کی گئین ہین خواہ وہ فرقہ درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتی۔ یہ بات محقق ہے کہ ان لوگون نے بھی جو دیندار کہلاتے ہین قصداً بعض خرابیان یا تبدیلیان اس دور اندیشی سے کین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اسکو تائید ہو یا جو اعتراض اس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہ ہوسکے انتہی ان خرابیون اور تبدیلیون سے ایک یہ ہے کہ کسی تثلیث گرنے نامہ اول یوحنا باب ۵-۷ مین یہ الفاظ بڑھا دئے ہین تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینون ایک ہین۔ دیکھو کسی دیندار صاحب نے کسقدر چالاکی کی ہے کہ صریح تثلیث کا عقیدہ انجیل مین داخل کردیا (مفصل دیکھو عیسائیون کی دینداری کا نمونہ)

کچھ نصیحت کی باتین

حقوق اللہ کے متعلق ۱- تم خدا کو اپنے جسمون اور روحونکا رب سمجھو جسنے تمھارے اجسام اور ارواح کو پیدا کیا وہی تم سب کا خالق ہے اُس بن کوئی چیز موجود نہین ہوئی اور نہ زندہ وقائم رہ سکتی ہے کیونکہ حی وقیوم وہی ہے

۲- زمین - آسمان - چاند سورج اور جسقدر نعمتین زمین و آسمان مین نظر آتی ہین یہ کسی عمل کنندہ کے عمل کی پاداش نہین ہے بلکہ محض خدا تعالے کا فضل ہے کوئی دعوی نہین کرسکتا کہ میری فلان نیکی کے عوض خدا نے سورج بنایا یا زمین کا فرش بچھایا یا پانی کو پیدا کیا۔

۳- تو سورج اور دیگر اجرام علوی کی پرستش نہ کر کسی آدم زاد اور کسی جسمانی چیز کو خدا مت سمجھ کیونکہ یہ سب چیزین تو تیرے ہی لئے پیدا کی ہین اور بطور خادم کے کام کرتی ہین - پھر مخدوم کا رتبہ انھین حاصل نہین۔ چہ جائیکہ معبود ہون۔

۴- خدا تعالے کے سوا کسی چیز کی حقیقی طور پر تعریف نہ کر کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا مصداق اور مرجع وہی ذات پاک ہے بجز اُس کے کیسکو اُس کا وسیلہ مت سمجھ کہ وہ تجھسے تیری رگ جان سے بھی زیادہ عزیز ہے

۵- تو اُسکو ایک سمجھ کہ جسکا کوئی ثانی نہین تو اُسکو قادر سمجھ جو کسی فعل قابل تعریف سے عاجز نہین ہے تو اُسکو رحیم سمجھ کہ جس کے رحم اور فیض پر کسی عامل کے عمل کو سبقت نہین۔

عام ہدایتین گناہ کی ممانعت مین

۱- تو سچ بول اور سچی گواہی دے اگرچہ اپنے حقیقی بھائی پر ہو یا باپ پر ہو یا ماں پر ہو یا کسی اور عزیز پر ہو اور سچائی کی راہون سے الگ مت ہو۔

۲- تو خون مت کر کیونکہ جس نے ایک بیگناہ کو مار ڈالا - وہ ایسا ہے کہ جیسے اُس نے سارے جہان کو مار ڈالا۔

۳- تو اولاد کشی اور دختر کشی مت کر تو کسی ظالم یا قاتل کا مددگار نہ ہو۔

۴- تو زنا مت کر۔

۵- تو کوئی ایسا فعل نہ کر جو دوسرے کے ناحق آزار کا موجب ہو۔

۶- تو قمار بازی مت کر- تو شراب مت پی- سود مت لے- اور جو اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے وہ دوسرے کے لئے کر۔

۷- تو نامحرم پر ہرگز آنکھ مت ڈال نہ شہوت سے نہ خالی نظر سے کہ یہ تیرے لئے ٹھوکر کھانے کی جگہ ہے۔

۸- تم اپنی عورتون کو میلون اور محفلون مین مت بھیجو اور اُن کو لباسے کا مون سی بچاؤ کہ جہان وہ ننگی نظر آوین - تم اپنی عورتون کو زیور جھنکاتے ہوئے خوش نظر پسند لباس مین کوچون اور بازارون مین اور میلون کی سیر سے منع کرو اور اُن کو نامحرمون کی نظر بازی سے بچاتے رہو۔

۹- تم اپنی عورتون کو تعلیم دو اور دین اور عقل اور خدا ترسی مین اُن کو پختہ کرو اور اپنے لڑکون کو علم پڑھاؤ۔

۱۰- تو جب حاکم ہو کر کوئی مقدمہ کرے تو عدالت سے کر اور رشوت مت لے اور جب تو گواہ ہو کر پیش ہو- تو سچی سچی گواہی دیدے اور جب تیرے نام حاکم کیطرف سے بغرض ادا کرنے کسی گواہی کے حکم طلبی کا صادر ہو تو خبردار حاضر ہونے سے انکار مت کر اور عدول حکمی مت کر۔

۱۱- تو خیانت مت کر- تو کم وزنی مت کر اور پورا تول تو جنس ناقص کو عمدہ کی جگہ مت بیچ تو جعلی دستاویز مت بنا اور اپنی تحریر مین جعلسازی مت کر تو کسی پر تہمت مت لگا اور کیسکو ایسا الزام نہ دے کہ جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہین۔

۱۲- تو چغلی نہ کر- تو گلہ نہ کر تو نمامی مت کر اور جو تیرے دل مین نہین وہ زبان پر مت لا۔

۱۳- تجھپر تیرے ماباپ کا حق ہے جنہون نے تجھے پرورش کیا - بھائی کا حق ہے محسن کا حق ہے - سچے دوست کا حق ہے - ہمسایہ کا حق ہے - ہموطنون کا حق ہے۔ تمام دنیا کا حق ہے - سب کو رتبہ برتبہ ہمدردی کر

۱۴- شرکا سے بد معاملگی مت کر یتیمون اور ناقابلون کے مال کو خورد برد مت کر۔

۱۵- اسقاط حمل مت کر- زنا کی تمام قسمون سے پرہیز کر- کسی عورت کی عزت مین خلل ڈالنے کی نیت سے اُسپر بہتان مت لگا۔

۱۶- رو بخدا ہو- رو بدنیا مت ہو- کہ دنیا ایک گذرنے والی چیز ہے اور وہ جہان ابدی جہان ہے بغیر ثبوت کامل کے کسی پر ناحق تہمت مت لگا کہ دلون اور کانون اور آنکھون سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا۔

۱۷- کسی کے مال مین لاپرواہی سے نقصان مت پہنچا اور نیک کامون مین لوگون کو مدد دے

۱۸- اپنے ہم سفر کی خدمت کر اور اپنے مہمان کو بتواضع سے پیش آ- سوال کرنیوالون کو خالی ہاتھ مت پھیر اور ہر ایک جاندار بھوکے پیاسے پر رحم کرو

حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن مجید مین سے چند باتین - (ہماری اپنے الفاظ مین)

. . . .

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ

قرآن کریم نے کیا لطیف اور محکم بات فرمائی ہے

کہ تمھارا مال اور تمھاری اولاد بھی تمکو کندن بنا دیتا ہے + خدا تعالے کا فضل خواہ کوئی بھی کیون نہ ہو کبھی عبث اور بیہودہ نہین ہوتا - بلکہ اُس مین انسان کی بہتری اور بہبودی مضمر ہوتی ہے + اولاد- اموال- بھی اللہ تعالے کے فضل ہین - اُنکی خبرگیری - احتیاط حسن سلوک تربیت وغیرہ وغیرہ سے انسان کی اخلاقی قوتون کا نشو ونما ہوتا ہے اپنے پاک نمونہ سے انسان ایک مدامی نیکی کا بیج بوتا ہے مگر جس شخصکو ایسا موقعہ حاصل نہین ہے وہ اُن اخلاق فاضلہ کو جو اولاد کی تربیت اور تعلیم اور احتیاط و سلوک کی تہ مین ہین کیونکر حاصل کرسکتا ہے + ہماری شریعت - اعتقادات صحیحہ اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا مجموعہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسلام رہبانیت اور تجرید کو پسند نہین کرتا کیا بلکہ جائز نہین رکھتا - اللہ تعالے کی دی ہوئی طاقتون کا برمحل اتفاق نہ کرنے سے انسان کے ایمان مین نقص اور کمی راہ پاتی ہے - یہانتک کہ اندیشہ ہو جاتا ہی کہ ان الذین کفروا کے زمرہ مین داخل نہ ہو جاوے -

اسلام نے جو کچھ بیان کیا ہی اُس دعوی کو دلائل سے موکد کیا ہے اور یہ فخر جملہ مذاہب مین سے اسلام ہان صرف اسلام کو ہی حاصل ہی کہ وہ اپنے متبع کو و عادی کی تصدیق اور تائید کے لئے خارجی دلائل کی تفتیش اور تلاش کا محتاج نہین بناتا ہے -

مگر یہ بات بھی یاد رکھو کہ کوئی چیز خواہ کیسی ہی مفید اور بہتر کیون نہ ہو لیکن وہ مفید نہین ہو سکتی جب تک کہ اسکا استعمال عمدہ نہ ہو ادویات کے خواص محدوصحت مسلم ہین لیکن تا وقتیکہ ہم عمدہ طور پر قواعد طب کی رعایت سے اُن کو استعمال نہ کرین کچھ بھی فائدہ نہین اُٹھا سکتے -

مکر کے کیا معنی ہین

مکر کے معنے کرنے مین مخالفان دین اسلام خصوصا عیسائیون نے محض عداوت اور حسد کی راہ سے اور دیانندی آریون نے اُن کی تقلید سے بہت غلطی کھائی ہے یا فریب دینا چاہا ہے - مکر - کید - حیلہ - وغیرہ ملٹری ٹرمس - (فوجی اصطلاحین) ہین اور ان کے معنے قریب قریب ایک ہی ہین - چنانچہ اس آیت مین اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یخرجوك او یقتلوك و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین - مین مکر سے مراد تدابیر جنگ ہی ہین یعنی جب کہ بے ایمان کافر تری نسبت خفیہ تدابیر کر رہے تھے کہ تجھے قید کر لین یا جلاوطن کرین یا مار ہی ڈالین - اور باریک در باریک تدبیرون مین لگے ہوئے تھے اور اللہ تعالے بھی تدبیر کر رہا تھا (آخر ثابت ہو گیا) کہ اللہ کی تدابیر ہی خیر و برکت کی بھری ہوئی ہین - اس مقام پر صاف ظاہر ہے کہ اہل عرب کے منصوبہ بازیون اور خفیہ تدابیر کو مکر کے لفظ سے بیان کیا ہے -

عرب نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین تدابیر کین یعنی اخراج - قید قتل - مگر پہلی دو تدبیرون کو کمزور سمجھکر آخر انھون نے تدبیر قتل پر اتفاق کیا - مگر اللہ کی تدابیر کیسی غالب اور خیر و برکت کا موجب ہوئین کہ اُن نا عاقبت اندیشون کی ہی تدابیر مین سے بظاہر ایک تدبیر ایسی نکل آتی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پوری حفاظت کے ساتھ مکہ سے نکل جاتے ہین اور پھر وہی ہجرت آپ کی بے نظیر کامیابیون اور برکتون کا بنیادی پتھر رکھدیتی ہے ہجرت کے بعد آپ کی کامیابیان اللہ تعالے کے خیر الماکرین ہونے کی کیسی مثبت ہین -

نا عاقبت اندیش انسان جلد بازی اور عداوت سے الفاظ کے معنے کرتے ہین موقع محل متکلم اور مخاطب کے حالات کا لحاظ نہین کرتا - اور سچ تو یہ ہی کہ راستبازون سے بیجا عداوت اسکو پاس کرنے نہین دیتی - اسلئے اللہ تعالے سے ہر وقت دعا مانگنی چاہئیے - کہ راستبازون کی مخالفت اور انکار سے بچاوے بلکہ کونوا مع الصادقین کے زمرہ مین داخل کرے -

افسوس ہے

کہ جولائی ۱۸۹۹ء مین اخبار کی اشاعت مین غیر معمولی بے ترتیبی واقع ہوئی - چونکہ ناظرین کو اسباب رکاوٹ سے اطلاع نہین ہوتی اس لئے نہایت اضطراب اور بیقراری سے بھرے ہوے شکایتی خطوط کا لگاتار سلسلہ شروع ہو جاتا ہی ہم اُنکی اطلاع کی خاطر اسقدر عرض کرنا چاہتے ہین کہ ۱۰ر جولائی کا الحکم ابھی چھپنا شروع نہ ہوا تھا کہ یکایک پتھر ٹوٹ گیا جسکی وجہ سے ۱۰ر کا پرچہ کوئی ۱۲ یا ۱۳ کو جا کر اشاعت پذیر ہوا - اور پھر بارش کیوجہ سے خدا کی قدرت ہی وہ مکان جسمین پریس تھا گر گیا - مجبورًا وہان سے پریس اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا گیا - اور اس نقل مکانی مین اور پریس کی ضروری مرمت نے ۱۷ر جولائی کے پرچہ مین پھر دیر کی - بہرحال ہم نے یہ پسند نہین کیا کہ ان نمبرون کو چھوڑ کر دوسرے نمبر شائع کرین اس لئے یہ انتظام کیا ہے کہ اگست کے پہلے پرچہ کے ساتھ ۲۴ر جولائی کا الحکم اور دوسرے کے ہمراہ ۳۱ - جولائی کا الحکم ناظرین کو ڈبل نمبر کیصورت مین پہنچا دین - ان قدرتی اور اتفاقی حادثات کیوجہ سے ہمارے ناظرین ہمین معذور سمجھین گے -

اثبات خلافت شیخین

حضرت مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے مندرجہ عنوان لاجواب لیکچر نے جسقدر فائدہ اہل اسلام کو پہنچایا ہے اور جسقدر قبولیت اُس نے حاصل کی ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آج ایک کاپی بھی اُس کی نہین ملتی - ہم نے بہت سے دوستون کے بیحد اصرار سے اُس کو دوبارہ چھاپنے کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے محسن و مخدوم مولنا صاحب نے اُس لیکچر کو مزید حواشی اور فٹ نوٹس کے ساتھ اور بھی مزین کر کے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور مولنا صاحب نے محض دینی غیرت اور حمایت اسلام کی غرض سے اس کام کو نہایت خوشی کے ساتھ کرنیکا مستعد ارادہ فرمایا ہے - اور اس خیال سے کہ الحکم کو امداد پہنچے مکرر چھاپنے کی اجازت دی ہے - جس خوبی اور پایہ کا یہ لیکچر ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آجتک کسی شیعہ کا قلم اُس کے جواب مین نہین اُٹھ سکا -

قرآن کریم کی عظمت کو دنیا مین قائم کرنے کے لئے ایسے لیکچرون اور رسالون کی ضرورت ہے - بالکل قرآن کریم سے ہی جس مضمون کو لیا ہے ادا کیا ہے - ہمکو کسی تعریف کرنے کی ضرورت نہین ہم اُمید کرتے ہین کہ ہمارے احباب الحکم کی امداد کی غرض سے اس کی متعدد کاپیان خرید کر تقسیم کرین گے اور مفت تقسیم کرنے والون کو ہم یہ لیکچر ۲۵ فیصدی نفع کے ساتھ دین گے اور درخواستین جلد آنی چاہئین -

منیجر اخبار الحکم قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم
دوستوں کی نظر غور کے لئے -

مسیح موعود کے جان نثار خادم - حضور ممدوح (ایدہ اللہ) کے مقاصد سے واقف - یہی ضرور تون کی جیتا کو تکی یاد ہی رکھنی والی قوم - پھر مین نا حق کا درد سر اُٹھا کر قصہ کو لمبا کرون زمانہ کو سروف چکنے چپڑے فقرے کہون کیا حاصل صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہون کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہی - ممکن ہے کہ آپ تک بعض کو معلوم

انوار احمدیہ پریس میں شیخ یعقوب علی (تراب) مالک نے چھاپکر شائع کیا -